جملہ حقوق محفوظ ہیں

جدید

جغرافیۂ جموں و کشمیر

برائے

افادۂ طلبائے جماعت سوئم پرائمری

فیروز سنز

فہرست مضامین جغرافیہ ریاست جموں و کشمیر

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	اصطلاحات جغرافیہ	۱ تا ۳
۲	ریاست جموں و کشمیر وغیرہ	۳ تا ۴
۳	طبعی اور انتظامی تقسیم	۴ تا ۵
۴	صوبۂ جموں	۶ تا ۱۰
۵	وزارتِ جموں	۱۰ تا ۱۱
۶	وزارت کھٹوعہ	۱۲
۷	وزارت اُودھم پور	۱۲ تا ۱۴
۸	وزارت ریاسی	۱۴ تا ۱۵
۹	وزارتِ بیر پور	۱۶
۱۰	علاقہ جات ماتحت	۱۷ تا ۱۸
۱۱	صوبۂ کشمیر	۱۸ تا ۲۴
۱۲	وزارتِ خاص یا سری نگر	۲۵ تا ۲۸
۱۳	وزارت بارہ مُولا	۲۸ تا ۳۰
۱۴	وزارتِ مظفر آباد	۳۰ تا ۳۲
۱۵	علاقہ جات آنرودئے کوہِ ہمالیہ	۳۳ تا ۳۳
۱۶	صوبۂ لداخ	۳۳ تا ۳۶
۱۷	صوبۂ گلگت	۳۹ تا ۴۰
۱۸	مشہور پہاڑ۔ درے گلیشیر جھیلیں۔ چشمے۔ دریا وغیرہ	۴۱ تا ۴۲
۱۹	صوبہ وار تقسیم اضلاع و تحصیلات	۴۷ تا ۴۸
۲۰	علاقہ جات ماتحت	۴۸ تا ۴۹
	خاکۂ ریاست جموں و کشمیر	۵۰

جُغرافیہ ریاستِ جمُّوں وکشمیر

اِصطلاحاتِ جُغرافیہ

عزیز بچّو! تم دُوسری جماعت میں طرفوں کی پہچان اور جُغرافیہ کی اِصطلاحیں پڑھ چُکے ہو۔ اب اُن سے کام لینے کا وقت ہے۔ کیونکہ تمہارے ملک میں گاؤں تحصیلیں۔ ضلعے۔ صدر مقام۔ پہاڑ۔ وادی۔ گلیشیر۔ سِلسلہ کوہ۔ منبع۔ نالے۔ دریا اور جھیلیں۔ غرضیکہ سب کچھ موجود ہے۔ پس اِنہیں ایک دفعہ پھر خُوب ذہن نشین کرلو۔

خشکی کی اصطلاحیں

تم جانتے ہو کہ جو سپاٹ اور ہموار زمین ہو۔ اُسے **مَیدان** کہا جاتا ہے اور پتھریلی یا ناہموار زمین پر مٹی یا پتھروں کا جو ٹبلہ سا نظر آتا ہے۔ اُسے **پہاڑ** کہتے ہیں۔ جب یہ ٹیلے لگاتار ایک دُوسرے سے مِلتے جُلتے دُور تک چلے جائیں۔ تو انہیں **سِلسلۂ کوہ** کہتے ہیں۔ ایسا ہی بلند پہاڑوں کے اوپر جو تنگ راستہ ایک سے دُوسرے پہاڑ کو جاتا

ہو اُس کو درّہ کہا جاتا ہے. جہاں کہیں دائیں بائیں پہاڑوں کا سلسلہ اور درمیان میں کوئی وسیع میدان دور تک چلا جائے۔ اُس میدان کو **وادی** یا **ویلی** کہتے ہیں۔ جیسے وادیٔ کشمیر۔ اور پہاڑوں کے اوپر جہاں ایسے میدان واقع ہوں جو ہمیشہ برف سے ڈھکے رہیں۔ انہیں **گلیشیر** کہا جاتا ہے ؛

پانی کی اصطلاحیں

تمہارا مُلک پہاڑی ہے۔ جہاں عموماً پانی زیادہ ہوتا ہے۔ چنانچہ تمہارے گاؤں کے آس پاس بھی کوئی نالہ ضرور بہتا ہوگا۔ پس جہاں سے اِس نالے کا پانی نکلتا ہے۔ اُسے **منبع** کہتے ہیں۔ اب اگر یہ نالہ چوڑا ہے۔ اور دُور تک چلا گیا ہے۔ تو یہی دریا کہلائیگا۔ لیکن اگر یہ صرف تھوڑی دور جا کر کسی اور بڑے بہتے ہوئے پانی میں مل گیا ہے۔ تو اُس کو **معاونِ دریا**۔ اور جس بہتے پانی میں جاکر مِلا ہے۔ اُس کو دریا کہینگے۔ اسی طرح جس جگہ دو دریا آکر مِلتے ہوں۔ اُس مقام کو **سنگم** یا **اتصال** کہتے ہیں۔ اور پھر جہاں سب دریاؤں کا پانی جا گرتا ہے۔ اُسے سمندر کہا جاتا ہے۔ جس جگہ سمندر میں دریا جا گرتا ہے۔ اُسے دہانہ کہتے ہیں۔ **جھیل** اُس بہت سے پانی کے قطعہ کو کہا جاتا ہے۔ جس کے چاروں طرف من ہو۔ اور بیچ میں کوسوں تک پانی چلا گیا

ریاست جموں و کشمیر وغیرہ

وسعت ملک اور حدود اربعہ

مغربی پاکستان کے شمال مشرق میں جو وسیع علاقہ واقع ہے۔ وہ ریاست جموں و کشمیر کہلاتا ہے۔ اِس ملک کے شمال میں کوہ کیون لن کوہ قراقرم اور ترکستان واقع ہیں۔ جنوب میں مغربی پنجاب کے اضلاع۔ مشرق میں چینی تبّت اور مغرب میں کوہِ ہندو کش اور صوبہ سرحد وغیرہ ؛

رقبہ

ریاست کے آئینی مُلک کا رقبہ اڑسٹھ ہزار مُربع میل کے قریب ہے۔ لیکن غیر آئینی مُلک یعنی لدّاخ و گلگت وغیرہ کو بھی شامل کیا جائے۔ تو کل رقبہ اکاسی ہزار مربع میل کے قریب ہو جاتا ہے ؛

آبادی

کل ریاست میں تینتیس لاکھ آدمیوں کی آبادی ہے۔ اِس میں زیادہ تر مسلمان پھر ہندو اور اِن کے بعد بُدھ مذہب کے لوگ شامل ہیں۔ یعنی چھیاسٹھ فی صدی مسلمانوں کی اور چونتیس فی صدی ہندو و بُدھ مذہب وغیرہ کی آبادی ہے ؛

باشندے

عام طور طاقتور محنتی اور تھوڑے سے تفاوت کے ساتھ خوش شکل اور سفید رنگ

کے ہوتے ہیں ٭
پیشے پیشے کے لحاظ سے ۷۵ فیصدی باشندے کھیتی باڑی کرتے ہیں اور ۲۵ فی صدی صنعت و حرفت اور ملازمت پیشہ وغیرہ اشخاص ہیں ٭
اب ہر ایک صوبے کی الگ الگ کیفیت بیان کی جاتی ہے ٭

طبعی اور انتظامی تقسیم

ہر ایک مُلک کی دو تقسیمیں ہُوا کرتی ہیں۔ ایک طبعی تقسیم جو قُدرتی طور پر اس کو دوسرے حصوں سے الگ کرتی ہو۔ دوسری انتظامی تقسیم یعنی وہ تقسیم جو حکومت نے انتظام کی غرض سے مقرر کی ہو۔ یہ بھی اکثر طبعی تقسیم کے ہی مطابق ہُوا کرتی ہے ٭
ریاست جمّوں و کشمیر کو طبعی طور پر تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے ٭
۱۔ **علاقہ جات پہاڑ**۔ اس میں تمام وہ علاقے شامل ہیں۔ جو کوہِ ہمالیہ کے بڑے سلسلے کے جنوب اور مغربی پنجاب کے شمال میں دور تک پھیلے ہوئے ہیں۔ انتظامی طور پر یہ تمام

علاقے صوبہ جمّوں میں شامل ہو کر ایک گورنر یا حاکمِ اعلیٰ کے ماتحت ہیں۔ جن میں پانچ ضلعے ہیں ٭
۲۔ **کوہِ ہمالیہ کے درمیانی علاقہ جات**۔ کوہِ ہمالیہ کے بڑے سلسلے کے درمیان جس قدر علاقہ ہے۔ وُہ کشمیر کہلاتا ہے۔ اس کے بھی دو حصّے ہیں۔ ایک وادیٔ کشمیر جس میں سات تحصیلیں اور تین ضلعے ہیں۔ دوسرا پہاڑی علاقہ **تلیل و گزیر** کے نام سے مُوسُوم ہے۔ یہ دونوں قطعات ایک ہی گورنر کے ماتحت ہیں ٭
۳۔ **ہمالیہ پار کے علاقہ جات** یعنی جو مُلک کوہِ ہمالیہ سے پار کوہِ قراقرم و ہندوکش تک چلا گیا ہے۔ اُس کے بھی اندرونی تقسیم میں دو حصّے ہو گئے ہیں۔ جن میں لداخ اور گلگت کے دو صوبے ہیں۔ اور اِن میں ریاست کی طرف سے وزیرانِ وزارت باختیار گورنری مقرر ہیں ٭

(الف) صُوبۂ جمّوں

کوہِ ہمالیہ کے بڑے سلسلے سے نیچے جو بے شمار متفرق پہاڑوں اور میدانوں کا سلسلہ چلا گیا ہے۔ وہ سب صوبۂ جمّوں میں شامل ہے۔ یعنی

(۱) جموں یا ڈوگرہ (۲) کشتواڑ ٭ (۳) بھدرواہ ٭ (۴) جھیال ٭ (۵) جسکار وغیرہ۔ علاقہ پونچھ بھی ہمالیہ کے اس رُخ ہونے کی وجہ سے اگرچہ صُوبۂ جموں میں شامل ہے۔ مگر کشمیر کے نزدیک ہونے کے باعث کشمیر میں گِنا جاتا ہے ٭

اِن علاقہ جات میں جس قدر اضلاع مغربی پنجاب کے متّصل واقع ہوئے ہیں۔ مثلاً جمّوں۔ جھیال وچھن اور جسکار کے پہاڑ۔ اِن کی آب و ہوا مغربی پنجاب سے کسی قدر سرد ہے۔ اور جو علاقہ جات سلسلۂ کوہِ ہمالیہ کے قریب مثل کشتواڑ اور پونچھ کے ہیں۔ اُن کی آب و ہوا کشمیر سے دُوسرے درجہ پر سمجھنی چاہیئے۔ عام طور پر اِس تمام قطعۂ مُلک میں برف نہیں گرتی۔ اور اگر گرتی ہے تو بہت کم ٭

موسم مغربی پنجاب کی طرح سردی۔ گرمی اور برسات تین موسم ہیں۔ برسات میں بارش عموماً پنجاب سے کسی قدر

زیادہ ہوتی ہے۔ اور لوگ ٹیلوں کے سروں۔ ڈھلوان درمیانی میدانوں اور دریاؤں کے کناروں پر زراعت کرتے ہیں ٭

زرعی پیداوار میں گیہوں۔ جَو۔ مکّی۔ باجرہ۔ چاول وغیرہ ترکاریوں میں لوکی۔ کدّو۔ گوبھی۔ بھنڈی۔ آلو۔ ادرک۔ بینگن وغیرہ۔ اور بعض جگہ ہلدی بھی ہوتی ہے۔ میوہ جات سے جنوبی اطراف میں جامن امرود۔ فالسہ نارنگی۔ کیلہ۔ کھٹے۔ میٹھے۔ لیموں۔ کنّا یا پونڈا اور شمالی حصّہ میں سیب۔ ناشپاتی۔ اخروٹ۔ خوبانی یا خرمانی۔ داکھ یعنی انگور۔ بہی۔ شفتالو۔ اور گچھیوں کی کثرت ہوتی ہے۔ درختوں میں بیر۔ کیکر۔ ببول۔ چیڑ۔ پیپل۔ بڑ یا برگد بکثرت پائے جاتے ہیں۔ بالخصوص چیڑ کے بلند درختوں کے گھنے گھنے جنگل کھڑے نظر آتے ہیں۔ اور علاقہ گنڈی (دامنِ کوہ) میں بانس بھی پیدا ہوتا ہے۔ آبادی عموماً ندّی۔ نالوں اور چشموں کے کناروں پر ہے۔ مگر جس طرف نکل جاؤ۔ کوئی نہ کوئی جھونپڑی ضرور نظر آ جاتی ہے۔ دیہات مختلف طریقوں پر آباد ہیں۔ کہیں تو دس بیس گھر اکٹھے اور کہیں دو ڈیڑھ میل میں تقریباً تھوڑے تھوڑے فاصلے پر الگ الگ ایک ایک دو دو گھروں کی آبادی۔ مگر اس تمام دو ڈیڑھ میل کے علاقہ کو ایک ہی گاؤں سے موسوم کرتے ہیں ٭

جانوروں میں شیر تو کم ہے - بھیڑیئے - چیتے - ریچھ
خرگوش اور بندر وغیرہ بکثرت اور سانپ - بچھو - گرگٹ
نیولا وغیرہ عام پائے جاتے ہیں - پوچھ اور
کشتواڑ کی طرح جو علاقے کوہ ہمالیہ کے متصل ہیں
وہاں تو چیتے اور ریچھ بہت ہیں - مگر جموں کے علاقہ
میں نیل گائے کی اتنی کثرت ہے - کہ بعض اوقات
اُن کے غول آبادی تک بھی آ نکلتے ہیں - سؤر تمام
علاقہ میں بکثرت ہیں - بلکہ کھیتوں کو نقصان بھی
پہنچاتے ہیں ٭

باشندے عموماً طاقتور اور محنتی ہیں - جن کی زبانوں
میں کچھ کچھ فاصلے پر فرق ہوتا چلا گیا ہے - اقوام کی
بڑی تقسیم میں کشمیری - ڈوگرے اور پنجابی آباد ہیں -
وزیر آباد جموں ریلوے اسی صوبہ میں سوچیت گڈھ
(سرحد) سے جموں تک جاری ہے - جموں سے سری نگر
(کشمیر) تک بانہال وغیرہ کی راہ تانگہ - موٹر اور لاری
کی سڑک بھی موجود ہے - باقی راستے عموماً دشوار گزار
اور پہاڑی ہیں - مگر صرف کشیر سے ہر ایک علاقہ
میں جا بجا کچی پکی سڑکیں اور پل بنے ہوئے ہیں
جن سے آنے جانے والوں اور تجارتی گروہ کو
امداد ملتی ہے - لوہے - کوئلے اور نیلم کی کانیں
بھی موجود ہیں - مگر ابھی تک ان سے فائدہ نہیں اٹھایا

گیا - اس صوبہ کو عموماً دریائے توی - جہلم اور چناب
کی شاخیں سیراب کرتی ہیں ٭

انتظامی تقسیم اس صوبے کا صدر مقام جموں ہے -
تمام بڑے اہلکار اپنے دفاتر سمیت یہیں رہتے
ہیں - شہر جموں کی آبادی بتیس ہزار آدمیوں کی ہے
تقریباً پونے پانچ ہزار سال ہوئے کہ راجہ جامبو
لوچن نے یہ شہر آباد کیا تھا - یہ پُر رونق شہر
ایک پہاڑی پر آباد ہے - جس کے نیچے شمال اور
مشرق کی طرف دریائے توی بہتا ہے - جو آگے
جاکر دریائے چناب میں شامل ہو جاتا ہے - جموں
کے شہر میں ڈوگرہ مہاراجہ کے عالی شان محلات -
کچہریوں اور دفاتر کی لائق دید عمارات کے علاوہ
بڑے بڑے وسیع اور بلند مندر بھی موجود ہیں -
اس کے علاوہ راجہ امر سنگھ کا بنوایا ہوا مل رام گڑھ
عجائب گھر - بجلی گھر - قلعہ باہو - پرنس آف ویلز
کالج اور کارخانہ ابریشم وغیرہ کی عمارتیں قابل دید
ہیں - جموں سے تین میل پر ایک فوجی چھاؤنی
جموں چھاؤنی کے نام سے مشہور ہے -
جہاں ریاستی فوج کی بارکوں کے علاوہ ایک پُر
فضا باغ اور کوٹھی موجود ہے -

اکھنور سے زنبیر نہر (جو دریائے چناب سے

نکلتی ہوئی شہر جموں کے قریب سے تحصیل رنبیر سنگھ پورہ میں چلی گئی ہے) کے کنارے پر بجلی کا لائق دید کارخانہ ہے۔ اسی بجلی کے ذریعے کارخانہ ابریشم اور وائر ورکس کے انجن چلتے ہیں۔ اور شہر میں روشنی بھی ہوتی ہے۔

صوبۂ جموں کے پانچ ضلعے ہیں۔ جموں۔ کٹھوعہ اودھم پور۔ ریاسی اور میر پور۔ جن میں سے ہر ایک میں ایک وزیر وزارت یا ڈپٹی کمشنر رہتا ہے۔ اور ان سب کے افسر یعنی گورنر کا دفتر جموں میں ہے ٭

ضلع یا وزارتِ جموں

ضلع جموں میں جموں خاص۔ سری رنبیر سنگھ پورہ۔ اکھنور اور سانبہ چار تحصیلیں ہیں ٭

تحصیل جموں میں ناگ بنی ایک گنجو شالہ ہے۔ اور قصبہ کاہنی چک میں ہر سال جھڑی کا میلہ بڑی رونق سے ہوتا ہے۔ نیز منڈی مویشیان میں ریاست کی طرف سے بڑے بڑے انعامات دیئے جاتے ہیں۔ سروین سر کی دلفریب جھیل بھی اسی تحصیل میں ہے۔ جس کے

کناروں پر آم۔ کھجور وغیرہ کے درخت ہیں۔ اور جھیل کے درمیان ایک قطعہ خشکی کا بطور ٹاپو کے ہے ٭

سری رنبیر سنگھ پورہ یہ قصبہ ریلوے سٹیشن پر آباد ہے۔ اس کو نیا شہر بھی کہتے ہیں۔ اسے مہاراجہ رنبیر سنگھ نے آباد کیا تھا۔ اس تحصیل کا سارا علاقہ تقریباً میدانی ہے ٭

سانبہ اس میں فرٹی چھینٹیں بنتی ہیں۔ اور اسی مناسبت سے لوگ اسے چھینٹانوالہ شہر بھی کہتے ہیں۔ پرمنڈل اور اتر بہنی ہندوؤں کے دو مشہور تیرتھ اور مانسر کی جھیل بھی اسی تحصیل میں واقع ہے۔ جھیل مانسر کے چاروں طرف قدرتی پہاڑوں کی دیواریں کھڑی ہیں ٭

اکھنور دریائے چناب کے کنارے پر آباد ہے۔ یہاں لکڑی کا ایک بڑا گدام اور ایک پرانا قلعہ بھی ہے۔ یہ مشہور پُر فضا قصبہ جموں سے ۱۸ میل کے فاصلے پر آباد ہے۔ اس تحصیل میں ہمیر پور۔ سدھر خوب آباد اور سرسبز قصبے ہیں۔ اس تحصیل میں پرتاب نہر دریائے چناب سے لائی گئی ہے۔ جو اس تحصیل کے جنوبی علاقے کو سیراب کرتی ہے ٭

(۲) ضلع یا وزارتِ کٹھوعہ

اِس ضلع میں کٹھوعہ - جسمیر گڑھ اور بسوہلی تین تحصیلیں ہیں ٭

کٹھوعہ ضلع کا صدر مقام ہے۔ جہاں وزیرِ وزارت رہتا ہے - اِسی کی تحصیل میں بلاور اور جسروٹہ دو مشہور قصبے آباد ہیں - بلاور کے قریب پُرانے محلّات وغیرہ کے کھنڈرات پائے جاتے ہیں - جو پہلے کسی ریاست کا صدر مقام تھا ٭

جسمیر گڈھ ایک پُرانا قصبہ ہے۔ جسے ہیرا نگر بھی کہتے ہیں - یہاں بھی ایک پُرانا قلعہ ہے ٭

بسوہلی دریائے راوی کے کنارے پر آباد ہے کچے پکے مکانات اور بازار موجود ہیں - بندر بکثرت پائے جاتے ہیں ٭

(۳) ضلع یا وزارت اُودھم پور

اِس ضلع میں چار تحصیلیں ہیں - اودھم پور - رام نگر - رام بن - کشتواڑ اور نیابت تحصیل پادر ٭

اودھم پور یہ ضلع کا صدر مقام ہے - یہاں گھی

کی اچھی منڈی ہے - اِس سے چار میل کے فاصلے پر قصبہ کرائچی پنیال راجپوتوں کی قدیم دار الریاست اب تک خوب آباد ہے - اور جگانوں کا ایک پُرانا قلعہ بھی اِسی تحصیل میں ہے ٭

رام نگر یہ مقام بھی بندر رال راجپوتوں کا صدر مقام تھا - اب رام نگر کے نام سے مشہور ہے - یہاں بھی پُرانے کھنڈرات اور قلعہ قابلِ دید مقام ہیں ٭

رام بن یہ قصبہ دریائے چناب کے کنارے آباد ہے - یہاں دریا کو عبور کرنے کے لئے ایک بڑا پُل بنا ہوا ہے - اِس تحصیل میں ڈوڈہ ایک پُرانا قصبہ ہے - جہاں خاصی تجارت ہوتی ہے - اور خاص کر افیون بکثرت پیدا ہوتی ہے - باہنال یا دیوگول کا قصبہ بھی اِسی تحصیل میں ہے - اور مشہور قلعہ گجپت بھی اسی تحصیل میں واقع ہے - جہاں گذشتہ زمانے میں مجرموں کو عبور دریائے شور کی سزا کے لئے بھیجا جاتا تھا ٭

کشتواڑ پہلے یہ علاقہ قلمرو کشمیر میں شامل تھا - مگر اب ایک عرصہ سے وزارتِ اودھم پور سے متعلق ہے - قصبہ کشتواڑ میں پُرانے مزار اور قلعہ قابلِ دید ہیں - چاول مکی اور گیہوں کی پیداوار اچھی ہوتی ہے ٭

نیابت تحصیل پادر

یہاں نائب تحصیلدار رہتا ہے۔ آبادی کم۔ زمین اکثر پتھریلی اور راستے دشوار گزار ہیں۔ البتہ شکار بکثرت ملتا ہے۔ برف خاصی گرتی ہے۔ دیو دار کے درختوں کی بھی بہتات ہے۔ بلٹنا اور اتھولی دو مشہور قصبے ہیں۔ یہاں زیادہ تر بدھ مذہب کے لوگ آباد ہیں۔ لیکن ہندو بھی عام طور پر دیکھنے میں آتے ہیں۔ نیلم کی کان بھی اسی علاقہ میں ہے۔ مگر اب تک بند ہے۔ گرم پانی کا ایک چشمہ بھی ہے ؛

(۴) ضلع یا وزارتِ ریاسی

اس ضلع میں ریاسی اور رام پور راجوری دو تحصیلیں اور گلاب گڑھ نیابت تحصیل ہے ؛

ریاسی

ریاسی دریائے چناب سے ایک میل کے فاصلے پر ایک پہاڑی پر واقع ہے۔ یہی ضلع کا مقام ہے۔ یہاں کا شاہی قلعہ اور باغ قابلِ دید ہیں۔ یہ قصبہ اچھی خاصی تجارتی منڈی ہے۔ باشندے بھی عموماً خوش حال ہیں۔ بندروں کی کثرت ہے۔ یہاں سے چالیس میل کے فاصلے پر کوئلے کی کان ہے۔ اور کہیں کہیں سے سون مکھی اور سُرمہ بھی نکلتا ہے۔ لکڑی کی تجارت بھی

ہوتی ہے۔ اور سکھوں کی ایک مقدس جگہ ڈیرہ باوا بندہ اسی تحصیل میں بر لبِ دریائے چناب واقع ہے۔ اس تحصیل میں قصبہ کٹڑہ بھی خاص طور پر مشہور ہے۔ جس میں انار دانہ کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔ ویشنو دیوی کا مشہور تیرتھ ریاسی سے سات میل کے فاصلے پر ایک قابلِ دید جگہ ہے۔ جہاں دُور دُور سے جاتری آتے ہیں۔ اسی قصبہ میں سلال کا مشہور قلعہ ہے۔ جہاں سے سُرمہ اور لوہا نکلتا ہے ؛

رام پور راجوری

یہ قصبہ پہلے مسلمانوں کا دار الریاست تھا۔ اب ضلع ریاسی کی تحصیل میں ہے۔ پُرانے محلّات کے کھنڈرات۔ قلعہ اور ایک باغ بھی بارہ دری کے نام سے اب تک موجود ہے۔ گھی۔ انار دانہ۔ اخروٹ۔ بنفشہ۔ افیون کی تجارت یہاں خوب ہوتی ہے ؛

گلاب گڑھ میں نائب تحصیلدار رہتا ہے ؛

(۵) ضلع یا وزارتِ میر پور

اس ضلع میں میر پور۔ بھمبر اور کوٹلی تین تحصیلیں ہیں۔ جو اپنے اپنے وقت میں بجائے خود علیحدہ

علیحدہ ریاستیں تھیں ٭

میر پور یہ ضلع کا صدر مقام ایک مشہور و معروف اور با رونق شہر ہے۔ باشندے عقلمند محنتی اور زمانہ شناس ہیں۔ تجارتی منڈی بھی ہے۔ ایک ہائی سکول اور کئی پرائمری سکول بھی موجود ہیں۔ صوبہ جموں میں جموں سے دوسرے درجے پر یہی شہر گنا جاتا ہے۔ منگلا مائی کا مشہور قلعہ بھی اسی تحصیل میں بر لب دریائے جہلم واقع ہے۔ جہاں سے ایک بڑی نہر نکالی گئی ہے۔ جو مغربی پنجاب کو سیراب کرتی ہے ٭

کھیرہ یہ ایک پرانا شہر ہے۔ جہاں سے ایک راستہ پیر پنجال کی راہ سے کشمیر کو جاتا ہے۔ جس میں شاہجہانی سرائیں اور پڑاؤ بنے ہوئے ہیں۔ تجارت بھی ہوتی ہے۔ کھجور اور آم کے درخت بکثرت پائے جاتے ہیں۔ اس تحصیل کی حدود علاقہ پاکستان سے ملتی ہیں۔ منادر کا سرسبز قصبہ جو تاریخی مقام اور تجارتی منڈی ہے۔ اسی تحصیل میں ہے ٭

کوٹلی یہ قصبہ دریائے پونچھ کے کنارے ایک چھوٹے سے پہاڑ پر آباد ہے۔ اور پُر فضا مقام ہے۔ منگل دیو اور تروچ کے قلعے بھی اسی تحصیل میں واقع ہیں ٭

علاقہ جات ماتحت

ریاست کے ماتحت جاگیر دار رؤسا میں سب سے بڑی پونچھ۔ بھدرواہ۔ چنینی اور رام کوٹ کی مشہور ریاستیں ہیں۔ ان میں سے پونچھ تو کشمیر کے متصل ہے۔ باقی سب علاقہ جات پہاڑ ہیں روئے ہمالیہ میں واقع ہیں ٭

ریاست پونچھ علاقہ جات ماتحت میں پونچھ سب سے بڑی ریاست ہے۔ اس ریاست کی کل آمدنی جملہ ابواب سے تقریباً بارہ لاکھ سالانہ ہے۔ اس کے حدودِ اربعہ یہ ہیں۔ شمال میں پیر پنجال اور وادیئے کشمیر۔ جنوب میں ضلع راولپنڈی مغرب میں وزارتِ مظفر آباد اور مشرق میں وزارتِ میر پور۔ طول شمال سے جنوب تک تقریباً ایک سو میل اور عرض مشرق سے مغرب تک اوسطاً چالیس میل ہے۔ آبادی بھی ڈھائی لاکھ آدمیوں کی ہے۔ نباتاتی پیداوار میں بنفشہ۔ چاول گیہوں۔ مکی۔ اخروٹ۔ خوبانی۔ شفتالو۔ زرد آلو وغیرہ بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ پونچھ میں وکٹوریہ ہائی

صوبۂ کشمیر

وجہ تسمیہ کشپ ایک رشی (عابد) گزرا ہے۔ جس نے پہلے پہل یہاں ڈیرہ جمایا تھا۔ مر کشمیری زبان میں مقام کو کہتے ہیں۔ پس "کشپ مر" کے معنے ہوئے "مقام کشپ رشی"۔ اس کے سوا یہاں قوم کاش کے لوگ بھی آباد ہو گئے اور اُن کی نسبت سے بھی کشمیر نام پڑ گیا ؛

حدودِ اربعہ دریائے کشن گنگا اور دریائے جہلم کے دو آبے کو کشمیر کہا جاتا ہے۔ جس کے حدود یہ ہیں۔ شمال میں کوہستان تراگ بل کنزل وَن۔ وسترون۔ جنوب میں پیر پنجال۔ مشرق میں امر ناتھ۔ مریوں آڈوں۔ مغرب میں کوہستان توشہ میدان۔ شتیہ مانی۔ کرالہ۔ شنکر۔ ہنڈی بل۔ اخروٹ کاغان۔ کرناہ۔ لیکن اندونی تقسیم میں اس کے دو حصے ہو گئے ہیں۔ ایک تو وہ ہموار ملک جس کے چاروں طرف پہاڑ کھڑے ہیں۔ اور درمیان میں دریائے جہلم مع اپنے معاون ندی نالوں کے سانپ کی طرح بہراتا ہوا نکل رہا ہے۔ اس کو وادیٔ کشمیر کہا جاتا ہے۔ دوسرا پہاڑی علاقہ تلیل و گزیہ

سکول اور اسلامیہ ہائی سکول ہیں۔ قصبوں اور مشہور دیہات میں مدارس ابتدائی بھی جاری ہیں۔ اِس ریاست میں چار تحصیلیں ہیں ؛

بھدرواہ اور لنگیٹ یہ جاگیر ڈوگرہ مہاراجہ کے والد راجہ سر امر سنگھ کی ملکیت تھی۔ بھدرواہ میں راجہ صاحب کے محلات اور دفاتر قابلِ دید ہیں۔ پیداوار اور آب و ہوا کشمیر کے قریب ہے۔ اِسی لئے لوگ اِسے چھوٹا کشمیر کہتے ہیں۔ اِس کی آمدنی تقریباً پچیس لاکھ روپے سالانہ ہے۔ یہ موجودہ ڈوگرہ مہاراجہ کی پرائیویٹ جاگیر ہے ؛

رام کوٹ مہاراجہ رنبیر سنگھ نے رگھناتھ سنگھ والئے جموں کے ساتھ اپنی دونو لڑکیوں کی شادی کرکے یہ ریاست بطور جاگیر اُن کو عطا کردی تھی ؛

چینی راجہ رام سنگھ کی لڑکی راجہ چینی سے بیاہی ہوئی تھی۔ اس کی آمدنی پچاس ہزار سالانہ ہے ؛

یا گورنیچ کے نام سے موسوم ہے۔ اِس میں بھی
کئی چھوٹی وادیاں اور سرسبز قطعات موجود ہیں۔
مگر وادیٔ کشمیر اپنی دلفریبی۔ آبادی اور رونق میں
ایک خاص چیز ہے۔ وادیٔ کشمیر کا طول ۸۴ میل
عرض اوسطاً ۴۰ میل اور آبادی دس لاکھ ہے ٭

لباس اور باشندے یہاں کے رہنے والے عام طور
پر گورے رنگ کے خوبصورت اور قوی ہیکل ہوتے
ہیں۔ یہاں عموماً ایک پیراہن یا لمبا کرتا پہننے کا رواج
ہے۔ جو گلے سے ٹخنوں تک برابر آ جاتا ہے۔
مگر اب تعلیم یافتہ لوگوں میں انگریزی یا پنجابی لباس
خاصی ترقی کر گیا ہے ٭

موسم گرمی۔ سردی۔ برسات تو عام ہے۔ مگر علاقۂ
کشمیر میں خزاں و بہار کے سوا یخ بستگی (کھٹہ شو)
بھی ایک موسم ہے۔ جس میں آسمانی پانی سطح زمین
تک پہنچتے پہنچتے منجمد ہو کر ایک موٹے ڈنڈے کی
صورت اختیار کر لیتا ہے ٭

پیداوار اور باشندے دیہات کے رہنے والے عموماً
زراعت پیشہ لوگ ہیں۔ شہری باشندے صنعت و
حرفت اور ملازمت کرتے ہیں۔ سب کی خوراک زیادہ
تر چاول ہے۔ پیداوار میں چاول۔ جو۔ گیہوں۔ مکی
باجرہ کئی قسم کی دالیں۔ بنفشہ۔ زعفران۔ زیرہ۔ سیاہ

پوست۔ افیون۔ چوب۔ کٹھ۔ ہینگ۔ چرس۔ سبز
ترکاریوں میں میتھی۔ پالک۔ کرم۔ گوبھی۔ کول گٹے۔
(ندرو) ٹماٹر۔ گھیاں۔ آلو۔ لوکی۔ کدو۔ بینگن۔ شلجم۔ کریلا
لہسن پیاز۔ سب کچھ ہوتا ہے۔ میوہ جات میں
سیب۔ ناشپاتی۔ شفتالو۔ زرد آلو۔ گیلاس۔ گوشہ بگو
شہتوت۔ انگور کی داکھ۔ بادام۔ اخروٹ۔ آلوچہ کھبرا
خربزہ اور تربوز۔ جھیلوں میں سنگھاڑے اور کول
گٹے بکثرت ہوتے ہیں۔ جنہیں اناج کے بعد عام
طور پر لوگ شوق سے کھاتے ہیں۔ اور سنگھاڑوں
کو علاوہ اُبال کر کھانے کے اُن کا آٹا بھی بنا
کر کئی قسم کی چیزیں تیار کرتے ہیں ٭

پھولوں کی تو انتہا ہی نہیں۔ گلاب۔ گیندا۔ نرگس
یاسمن۔ چنبیلی۔ کنول۔ سوسن۔ سورج مکھی۔ گل لالہ۔ گل
داؤدی۔ گل دوپہر۔ عشق پیچاں۔ کوئی کہاں تک گنے
باغوں میں تو مالیوں سے پھول لگوائے جاتے
ہیں۔ لیکن کشمیر کے بلند میدانوں اور پہاڑوں پر خود
باغبانِ قدرت نے سدا بہار باغ لگا دیئے ہیں۔
گلمرگ وغیرہ پر جا کر دیکھو تو ایک ہی رنگ کے پھولوں
کے تختے میلوں تک برابر چلے گئے ہیں ٭

درختوں میں دیو دار یا دیار۔ کاڑو۔ کاچھل۔ بڑلو
سنگل۔ پوستھل۔ سارل۔ کنزل۔ برن۔ اخروٹ۔ صنوبر

سفیدہ - بید - بھوج پتر - چنا - شہتوت - سیب - ناشپاتی بید مشک - لون چون - لشہ وغیرہ وغیرہ کی کثرت ہے - لشہ کی لکڑی میں ایک قسم کی چکناہٹ پائی جاتی ہے - اور زمیندار اسی سے چراغ کا کام لیتے اور اُس کے پتلے پتلے لمبے ٹکڑے کرکے دو تین ٹکڑوں کو اکٹھا بطور مشعل جلا لیتے ہیں - چنار کے خوبصورت درخت کے سرسبز اور خوب صورت پتے پنجے سے مشابہ ہوتے ہیں - اور سایا ایسا سہانا اور ٹھنڈا ہوتا ہے کہ جس میں گرم ہوا بھی آکر سرد ہو جائے - یہ درخت سطح سمندر سے سات ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے - مار خور درخت کی یہ خاصیت ہے - کہ اس کی شاخ کو ہاتھ لگادو - تو جیسے بچھو نے کاٹ کھایا - مگر خشک کرنے کے بعد اس کی لکڑی کو بھی جلاتے ہیں - بھوج پتر عجیب کار آمد درخت ہے - اس کی چھال تہ در تہ کاغذ کی طرح لپٹی ہوتی ہے - اور کاغذ کی جگہ کام دیتی ہے - پنساری پڑیاں باندھتے ہیں - قرنجر پر بجائے کاغذ کے لپیٹتے ہیں - بلکہ پہلے زمانے میں تو اس پر کتابیں بھی لکھی جاتی تھیں - اس کا درخت تو ہزار فٹ تک بلندی پر پایا جاتا ہے ٭

حیوانات شیر - چیتا - بھورا اور سیاہ ریچھ - تیندوا بھیڑیا - لومڑی - بندر اور بلند ترین جنگلوں میں کہیں

کہیں مار خور بکرا اور کیل (جس کے پشم سے اعلیٰ درجے کی نرم اور باریک شال بنتی ہے) بھی پائے جاتے ہیں - اور بارہ سنگا - سؤر - نیولا - خرگوش تو عام ہیں ٭

پرندے پرندوں میں ابابیل - بلبل - چکور - بٹیر - تیتر - فاختہ - کبوتر - چیل - کوا - الو - کلنگ - بطخ - بگلا - ہدی - بھوڑا - شکرا - عقاب اور قسم قسم کی مرغیاں عام ہیں ٭

معدنیات لوہے کی کان موضع سوف اور شاردا میں ہے - تانبا کی معیش مقام میں - مگر لوہا نکالا نہیں جاتا پارہ مواضعات لال و بھاگ سے نکالا جاتا تھا - مگر اب بند ہے - گچ مانسل کی جھیل کے کناروں پر سونے اور ہیرے کی کانیں سونہ مرگ کے پاس ہیں مگر ابھی اُن کے کھودنے کی اجازت نہیں دی گئی - مٹی کے تیل کی کانیں بارہ مولا کے قریب دریافت ہوئی ہیں ٭

شہری نظارہ کشمیر کا صدر مقام سری نگر دریائے جہلم کے دونو طرف آباد ہے - وار پار کی آمد و رفت کے لئے کشتیاں بھی ہر وقت چلتی رہتی ہیں - اور آٹھ پل بھی پیادہ اشخاص اور گھوڑ گاڑی اور موٹر وغیرہ کے عبور کے لئے بنے ہوئے ہیں - شیر گڑھی کے نام سے لب دریا محلات شاہی نہایت عالیشان

اور قابلِ دید بنے ہوئے ہیں - اس کے علاوہ کوٹھی ریزیڈنسی پرتاپ کالج میڈیکل کالج - کلب گھر - موسومہ لال منڈی - مندر شنکر اچارج - مندر گدادھر جی - مندر رگھناتھ جی - خانقاہِ معلّا - پتھر مسجد - جامع مسجد وغیرہ بھی دریا کے کنارے پر نہایت دلکش عمارات ہیں - کارخانہ ابریشم - مہاراج زنبیر گنج بازار حضرت بل - زڈی بل وغیرہ اور نواح و مضافات میں چشمۂ شاہی - گپکار - شالامار باغ - نسیم باغ - جھیل ڈل - خوشحال سر - آنچار - ہارون وغیرہ کے نظارے سیر و تفریح اور دیکھنے کے لائق ہیں - شہر میں پٹو کام - قالین بافی - پیپر ماشی (قلمدان - میزیں گلدان - سگریٹ کیس وغیرہ کٹی کے بناکر اُن پر نفیس نقاشی کی جاتی ہے -) لکڑی پر نقش و نگار کی کھدائی مہر کنی - کاغذ سازی اور سونے چاندی کے عمدہ سامان اور زیورات وغیرہ کی دکانیں کثرت سے موجود ہیں

صوبۂ کشمیر ایک گورنر کے ماتحت ہے - جس کا صدر مقام سری نگر ہے - اور تمام ملک کشمیر تین اضلاع یعنی تین وزارتوں پر منقسم ہے

انتظامی تقسیم ۱- وزارتِ خاص یعنی سری نگر ؛

۲- وزارتِ بارہ مولا ؛
۳- وزارتِ مظفر آباد ؛

۱ وزارتِ خاص یا ضلع سری نگر

اس ضلع میں سری نگر - اننت ناگ یا اسلام آباد کولہ گام - وانتی پورہ تحصیلیں ہیں - اور نیابت تحصیل مدشاہی باغ ماتحت تحصیل سری نگر اور نیابت زیری ناگ ماتحت تحصیل اسلام آباد ہے ؛

تحصیل سری نگر اس تحصیل میں وچار ناگ اور نوشہرہ مشہور قصبے ہیں - جہاں ماہ چیت میں بڑا میلہ لگتا ہے - قصبہ تولا مولا میں کھیر بھوانی کا مشہور چشمہ ہے - جس میں پانی ہمیشہ رنگ بدلتا رہتا ہے - اور ہر مہینے میلہ لگتا ہے - موضع مہاگام میں ہندوؤں کا مشہور تیرتھ پرا ٹھوشن ناگ ہے - اور مواضعات لار - سونہ مرگ - کنگن - گاندربل وو درہامہ وغیرہ ایسے مشہور مقامات ہیں - کہ سیاح ان کو دیکھے بغیر سیر کو مکمل نہیں سمجھتے - کنگا بل کوہ ہرمکھ کی مشہور جھیل ہے - جس میں اہلِ ہنود مردوں کے پھول ڈالتے ہیں - اور مانسبل کی مشہور جھیل بھی مع اپنے متصلہ قصبہ صفا پورہ

کے اسی تحصیل میں ہے۔ شہر سری نگر میں بجلی کی روشنی اور نل کا پانی پہنچایا جاتا ہے ؛

تحصیل اننت ناگ یا اسلام آباد

اس تحصیل کے یہ مقامات نہایت قابل سیر اور لائق دید ہیں۔ **اسلام آباد یا اننت ناگ** ایک مشہور آباد قصبہ ہے۔ اس میں **ملخ ناگ** کے نام سے ایک چشمہ ہے۔ جس میں سے گندھک کی بُو آتی ہے۔ اور پانی طرح طرح کے رنگ بدلتا رہتا ہے۔ رشی صاحب کی مشہور زیارت بھی اس کی آبادی کا بہت بڑا باعث ہے۔ شال پوش۔ فرشی گبھے۔ پتھر کے پیالے اور لکڑی کا کام بھی بہت ہوتا ہے ؛

لمبہ ذو کی طول طویل غار جو بے انتہا کے نام سے مشہور ہے اور اس کے قریب ہی ایک دوسری غار جس میں راجہ **میگواہن** کا بنایا ہوا مندر موجود ہے۔ اسی تحصیل کے مضافات میں ہیں۔ موضع صوف جس میں لوہے کی کان ہے۔ اور قصبہ بھون جس میں ہندوؤں کا مشہور تیرتھ مٹن نام ہے۔ اور مندر مارتنڈ کے کھنڈرات جس کے بڑے بڑے ستونوں کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ سونہ سر کا چشمہ ترسندھیا پون سندھیا رد در سندھیا کے مشہور تیرتھ سب اسی تحصیل

میں ہیں۔ **عیش مقام۔ اچھ بل۔ پہلگام** کے مشہور تفرّج گاہ **پانزٹ۔ ہرن ناگ** اور **واسک ناگ** کے ہاضم چشمے اور کئی دوسرے سرد اور شیریں چشمے اور کئی ہندوؤں کے متبرک مقامات اس تحصیل میں واقع ہیں۔ خصوصاً **امرناتھ** کا مشہور تیرتھ جہاں ہر سال دُور دراز مقامات سے ہندو جاتری آتے اور ہر سال ساون پورن ماشی میں ایک عظیم الشان میلہ لگا کرتا ہے۔ اسی تحصیل کی زینت ہے ؛

تحصیل گل گام

اس میں لکڑی کی چیزیں اچھی بنتی ہیں۔ قصبہ **شوپیاں** لوئی اور ہٹو کے لئے خاص شہرت رکھتا ہے۔ **کونسرن کوٹھر** کے پہاڑ پر کونسرن نام ایک مصفّا جھیل لائق دید ہے۔ موضع منترہ گام **چشمہ کھیر بھوانی** کے لئے اور آبشار **اہرہ بل** اپنے لطیف نظارے کے لئے مشہور ہیں۔ اس کے سوا اور بھی کئی تیرتھ اور چشمے اس تحصیل میں موجود ہیں۔

تحصیل دانتی پور

تحصیل دانتی پورہ۔ بیج بھاڑہ۔ **پان پور** اور **ترال** مشہور قصبے ہیں۔ جو تیرتھوں اور زیارتوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ پان پور میں لائق دید چیز زعفران کے کھیت ہیں۔ بلکہ یہاں کا گھی بھی اس درجہ مشہور ہے۔ کہ اس میں کسی

قدر زعفران کی خوشبو لی ہوتی ہے۔ موضع گھرو کے متصل پہاڑ پر ایک غار ہے۔ جس پر برشیشور کا مندر بنا ہوا ہے۔ اور موضع اہل رنگ برنگ کے پتھروں کے لئے مشہور ہے۔ جن سے طرح طرح کے برتن بنائے جاتے ہیں۔ کوہ لدروٹ کی غار بھی قابلِ سیر ہے۔ جس میں سے بلور نکالا جاتا ہے ؛

۲۔ ضلع یا وزارت بارہ مولا

اس وزارت میں بارہ مولا۔ اُتر مچھی پورہ سری پرتاپ سنگھ پورہ اور نیابت سوپور و نیابت گریز تحصیلیں ہیں ؛

تحصیل بارہ مولا اس تحصیل میں **بارہ مولا۔ پٹن سنبل** اور **شادی پور** کے مشہور قصبات آباد ہیں۔ بارہ مولا ایک خاصی تجارتی منڈی ہے۔ ہندو مسلمانوں کے کئی تیرتھ اور زیارات بھی ہیں۔ اور شہر میں برقی روشنی ہوتی ہے۔ **گلمرگ** کا مشہور تفرّج گاہ بھی اسی تحصیل میں واقع ہے۔ جہاں ہر سال امیر لوگ اور اعلیٰ سرکاری افسر گرمیاں گذارنے کے لئے جاتے ہیں اور سال بھر میں چار مہینے یہ ایک بارونق شہر بن جاتا ہے۔ مگر باقی آٹھ مہینے سخت سردی کے باعث کوئی نہیں ٹھیرتا۔ قدرتی پھولوں کے رنگ برنگ

تختے جو میلوں تک بچھے ہوئے ہیں۔ اور ہر روز کسی قدر بارش کا ہو جانا گلمرگ کی خصوصیات ہیں ؛

تحصیل اُتر مچھی پورہ اس تحصیل میں **ہندواڑہ بنڈ پورہ۔ سوپور** اور **گریز** با گریج کے بڑے بڑے قصبات ہیں۔ **لولاب** کا مشہور علاقہ بھی اسی تحصیل میں ہے۔ جہاں کا مرغ خاص طور پر مشہور ہے۔ **سوپور** میں چار خانہ پٹو بہت اچھے بنتے ہیں۔ **بنڈ پور**۔ جھیل ولر کے کنارے آباد ہے۔ اور گلگت جانے میں پہلا پڑاؤ یہی پڑتا ہے۔ گریز بنڈ پور سے ۴۰ میل کے فاصلے پر نہایت دلکش قصبہ ہے۔ جہاں کا زیرہ اور پتھر کے برتن مشہور ہیں۔ علاوہ ازیں ہندو مسلمانوں کے کئی نامی تیرتھ و زیارات بھی اسی تحصیل میں موجود ہیں۔ اور **اتر مچھی پورہ** کے جنگلات میں ریچھ کا شکار بھی ملتا ہے ؛

تحصیل پرتاپ سنگھ پورہ یہ قصبہ سابق مہاراجہ پرتاپ سنگھ کے نام پر آباد ہے۔ یہی تحصیل کا مقام ہے۔ اسی تحصیل میں **کنگہ جنٹن** کے تیرتھ پر ہر سال ایک بڑا میلہ لگتا ہے۔ آبشار **سکھ ناگ** بڑی قابلِ دید چیز ہے۔ اور جھیل ہوکرا مرغابیوں کے شکار کے لئے مشہور و معروف ہے۔ اس کے سوا قصبہ بیرو میں ایک لمبا غار ہے۔ اور قصبہ چرار

شریف حضرت نور الدین ولیؒ کی زیارت اور عمدہ کانگڑیوں کے لئے مشہور ہے۔ قصبہ ناگ کے قریب نیلہ ناگ کا چشمہ چٹا پتھر جو دریائے دودھ گنگا کا منبع ہے۔ اور دیوہ پورہ کے پاس ایک اُبلتے ہوئے پانی کا چشمہ ہے۔ یہ سب قابل دید مقامات اسی تحصیل سے متعلق ہیں ٭

۳۔ ضلع یا وزارتِ مظفر آباد یا وزارتِ پہاڑ

اس وزارت میں مظفر آباد۔ اوڑی اور کرناہ تحصیلیں ہیں۔ راولپنڈی سے جو پختہ سڑک کشمیر کو گئی ہے۔ اس کا بہت بڑا حصہ اسی ضلع میں واقع ہے۔ یعنی راولپنڈی سے کوہالہ تک تو پاکستانی علاقہ ہے۔ کوہالہ سے بونیار تک نوے میل کے قریب سڑک اسی ضلع میں گئی ہے۔ جس کے آگے سرینگر صرف ۴۰ میل رہ جاتا ہے۔ اس سڑک کے ہر پڑاؤ پر امیروں کے لئے ایک ایک ڈاک بنگلہ موجود ہے۔ شہر مظفر آباد دریائے جہلم اور دریائے کشن گنگا کے مقام اتصال (کوہالہ) سے دو میل پر واقع ہے۔ سڑک پر ایک پُر رونق بازار آباد ہے۔ جس کو دریا کی مناسبت سے دو میل کہتے ہیں۔ دریا پر ایک مضبوط آہنی پل عبور کے لئے موجود ہے۔ جس کے پار مظفر آباد کا شہر آباد ہے۔ مظفر ایک بارونق اور پختہ شہر ہے۔ اور آزاد کشمیر حکومت

کا صدر مقام ہے۔ اس لئے سردست آزاد کشمیر گورنمنٹ کے سارے دفاتر یہیں پر واقع ہیں۔ ان کے علاوہ ایک بہت بڑا محکمہ چنگی (پرمٹ) بھی عین سڑک پر متعین ہے۔ گو یہ وزارت علاقہ جات کوہِ ہمالیہ کے اس رُخ واقع ہے۔ مگر کشمیر کے نزدیک ہونے کی وجہ سے اس کو صوبہ کشمیر میں شامل کر لیا گیا ہے ٭

تحصیل مظفر آباد اس تحصیل میں کٹھائی۔ گڑھی دوپٹہ اور ہٹیاں مشہور قصبات ہیں۔ کٹھائی میں قدیم جاگیر دار رہتے ہیں ٭

تحصیل اوڑی اس تحصیل میں اوڑی۔ چوکوٹھی رامپور مشہور قصبے ہیں۔ اور سب مانگہ کی پختہ سڑک پر واقع ہیں۔ اس کے سوا رامپور کے قریب موضع بونیار میں برقی کارخانہ قائم ہے۔ اوڑی میں قدیم راجگان کا محل اور قلعہ بھی موجود ہے ٭

تحصیل کرناہ اس تحصیل کی کچہری موضع ٹی وال میں واقع ہے۔ اس تحصیل میں اکثر گھی اور اخروٹ کی تجارت ہوتی ہے۔ موضع شاردا دریائے کشن گنگا کے کنارے ہندوؤں کا مشہور تیرتھ ہے۔ جہاں ایک قلعہ بھی موجود ہے ٭

جاگیر دارانِ ماتحت کٹھائی۔ دوپٹہ۔ اوڑی۔ کھوڑی کے

جاگیر دار علاقہ کشمیر میں سب سے بڑے ہیں - مگر چھوٹی چھوٹی جاگیریں اور معافیاں ان کے سوا بھی بہت سی ہیں ٭

(ج) علاقہ جات آنروئے کوہِ ہمالیہ

قدرتی تقسیم میں کوہ ہمالیہ کے پار اور قراقرم و کوہ کیون لن وغیرہ کے اِدھر جو علاقے ریاست کے ماتحت ہیں - اُن کے حدود اربعہ یہ ہیں ٭

شمال میں کوہ قراقرم اور مشرقی ترکستان وغیرہ - جنوب میں کوہ ہمالیہ - مشرق میں چینی تبت - مغرب میں سوات و بنیر اور علاقۂ کاغان - یہ علاقہ اتنا بڑا وسیع ہے - کہ جموں و کشمیر کو ملا کر بھی اس کا طول و عرض زیادہ ہی رہتا ہے - اس میں دریائے **اٹک** چینی تبت سے شروع ہو کر علاقہ ریاست میں برابر پانسو میل تک بہتا چلا گیا ہے - اندرونی تقسیم کے مطابق اس ملک کے تین حصے ہیں - ایک تو **لداخ** جس کو **تبت خورد** بھی کہا جاتا ہے - دوسرا **بلتستان** اور تیسرا **گلگت** - جسے دردستان بھی کہتے ہیں - پس لداخ کے ساتھ بلتستان شامل کر کے ایک صوبہ قرار دیا گیا - گلگت کو صوبہ دردستان کا صدر مقام بنایا گیا ہے ٭

(۱) صوبۂ لداخ

لداخ کے صوبہ میں علاقہ ہائے لداخ - رِشو - نوبرا زنسکار - دُراس - کرگل اور کئی ایک بلند میدان شامل ہیں - جن میں سے میدان ویو سائی سطح سمندر سے ۱۳ ہزار فٹ - میدان درنن ذی تھانگ ۱۶ ہزار فٹ اور میدان کیون لن ۱۷ ہزار فٹ ہیں - مختصر یہ کہ اس علاقے کے قطعات اکثیں ہزار سے زیادہ اور نو ہزار فٹ سے کم بلند نہیں - جن میں پندرہ ہزار فٹ کی بلندی تک آبادی بھی پائی جاتی ہے - باقی علاقے اور میدان غیر آباد پڑے ہیں - گرمیوں میں سخت گرمی اور سردیوں میں سخت سردی ہوتی ہے - سال میں دو تین دفعہ بارش ہو جاتی ہے - مگر برف بالکل نہیں گرتی - دریائے **اٹک** اس صوبہ میں تین سو میل تک بہتا چلا گیا ہے - اور اسی سے نکالی ہوئی نہروں پر زراعت کا دار و مدار ہے - اس ملک کے پہاڑ عام طور پر گنجے ہیں - یعنی درختوں کا نام و نشان نہیں یہاں تک کہ جلانے والی لکڑی بھی دقت سے میسّر ہوتی ہے - دریا یا نہروں کے کنارے زراعت ہوتی ہے - اُن میں گیہوں اور جَو کی پیداوار عام ہے - میوہ جات میں خوبانی سیب وغیرہ اور زیرہ بھی

اچھا ہوتا ہے۔ پھلّی اور فیروزہ کی بھی کثرت ہے۔
یہاں کے مشہور جانور یہ ہیں۔ آہوئے نافہ دار۔ سمّور
اور کیل (پشمینہ والے بکرے کی قسم) خرگوش۔ چیتا۔ ریچھ
چکور۔ نیل گائے کی قسم سے ایک جانور جس کو زہو
کہتے ہیں۔ زراعتی کام میں لایا جاتا ہے۔ آبادی تقریباً
ایک لاکھ ہے۔ کرگل وغیرہ میں کچھ مسلمانوں کی آبادی ہے
مگر زیادہ تر بدھ مذہب کے لوگ آباد ہیں۔ جن کے مندر
سنسان بنوں اور جنگلوں میں ملتے ہیں۔ ان مندروں
میں سونے چاندی کا سامان کثرت سے ہوتا ہے۔
ان لوگوں کا گرو لامہ کہلاتا ہے۔ جس کا لباس سرخ
اور سر منڈا ہوا ہوتا ہے۔ یہاں کے بدھ لوگوں
میں صرف بڑا بھائی شادی کرتا ہے۔ اور پھر چھوٹے بھائی
بھی اپنی بھاوج کے جائز خاوند سمجھے جاتے ہیں ؛

بلتستان یہ علاقہ بہ نسبت لداخ کے زیادہ آباد
ہے۔ آب و ہوا بھی اچھی ہے۔ اس میں ڈیڑھ سو میل
تک دریائے اٹک بہتا چلا گیا ہے۔ اس کی بعض وادیاں
نہایت ہی بلند ہیں۔ اور کئی برفانی میدان (گلیشیر) بھی
ہیں۔ جن میں سے دنیا بھر میں مالٹورو کا میدان سوائے
قطبی میدان کے سب سے بڑا سمجھا جاتا ہے۔ فرہنگ
خپلو۔ شگر۔ دراس۔ اسکردو اور روندو اس علاقہ
کے مشہور قطعے ہیں۔ جن میں اسکردو خوب

آباد اور سرسبز ہے۔ ملک اکثر پہاڑی ہے۔
اس لئے زراعت کی کمی کے باعث لوگ دوسرے
علاقوں میں جاکر محنت مزدوری سے پیٹ پالتے
ہیں۔ اس ملک میں اکثر شیعہ اور علیؑ الٰہی (حضرت
علی کو خدا ماننے والے) لوگ آباد ہیں۔ اور کچھ
مذہب نوربخشی کے پیرو ہیں۔ جن میں ایک مرد
بہت سی بیویاں کر لیتا ہے ؛

انتظامی تقسیم قصبہ لہ لداخ کا صدر مقام ہے۔
یہ قصبہ اچھی تجارتی منڈی ہے۔ یہاں تبت۔
چین۔ کاشغر۔ یارقند وغیرہ کے سوداگر ہندوستانی
سوداگروں سے اکثر اپنے اپنے مال کا تبادلہ اور
نقد خرید و فروخت کرتے رہتے ہیں۔ ساون بھادوں
اور اسوج میں ہر سال بیوپاری لوگ کثرت سے
آتے جاتے ہیں۔ لہ میں پرانے راجہ کا محل ایک
پہاڑی پر واقع ہے۔ صوبہ یا ضلع لداخ میں لہ۔
کرگل اور اسکردو تین تحصیلیں ہیں ؛

تحصیل لہ اس تحصیل میں **پلینگ** اور **بازگو** کے
قصبات خوب آباد ہیں۔ اور ہیمس نام ایک غار بدھ
لوگوں کا مشہور تیرتھ ہے۔ جو لہ سے ۲۸ میل
دور ہے۔ جہاں ہر سال میلہ کے دنوں میں اس
علاقے کے لوگ جاتے ہیں۔ موضع لاما یارو میں ان

کا بڑا امر رہتا ہے۔ چان تھانگ میں گندھک
کے چشمے ہیں۔ جن میں نہانا جلدی بیماریوں کو
دفع کرتا ہے۔ قصبہ لہ سے سو میل کے فاصلے پر
کھارے پانی کی ایک بہت بڑی جھیل کوسوں لمبی
چوڑی موجود ہے۔ جس کا رنگ نیلا ہے۔ اس کے
سوا ڈپسانگ۔ یتھانگ اور کیون لن کے بلند
میدان جو سولہ ہزار فٹ سے زیادہ بلند ہیں۔
دور تک پھیلتے چلے گئے ہیں۔ اسی تحصیل کے
علاقہ رلشو میں ڈورا۔ تیمو کمڈوک اور رپشی
مشہور قصبے ہیں۔ جہاں کے خانہ بدوش باشندوں کو
چنگ کہتے ہیں۔ یہ لوگ مویشی کے گلے کے گلے ساتھ
ساتھ لئے پھرتے ہیں۔ جہاں کہیں وہ چارہ دیکھتے
ہیں۔ وہیں اونی خیمے گاڑ کر ڈیرے ڈال دیتے ہیں۔
سموری جھیل پندرہ میل لمبی اور سات میل چوڑی
ہے۔ دوسری جھیل سوکہ ۱۲ میل طویل اور ۵ میل
عریض بھی اسی علاقہ رلشو میں موجود ہے۔ اس
کے سوا علاقہ زلنسکار بھی اسی تحصیل میں واقع
ہے۔ جس میں کئی برفانی میدان موجود ہیں۔ اس علاقے
دریائے زلنسکار کے کناروں پر بھی کسی قدر آبادی
ہے۔ اور ان میں پادم۔ ٹھوندی۔ نیر اور چیلنگ
مشہور گاؤں ہیں۔ علاوہ ازیں سورو بڑا آباد

قصبہ ہے۔ جو کرگل سے چالیس میل دریائے سورو
پر آباد ہے۔

تحصیل کرگل یہ دریائے سورو پر آباد ہے۔ ایک
قلعہ بھی موجود ہے۔ آبادی عموماً مسلمانوں کی ہے۔
اور دریا کے کنارے دور دور تک کھیتی باڑی
خاصی رونق پر نظر آتی ہے۔ اسی تحصیل میں دریائے
دراس کے کنارے پر قصبہ دراس بھی ایک عمدہ
جگہ آباد ہے۔ اس میں بلتی اور دادر قوم کے
لوگ رہتے ہیں۔ اور قلعہ بھی موجود ہے۔ یاشکم بھی
ایک اچھا قصبہ ہے۔ اور اس میں بھی ایک قلعہ
بنا ہوا ہے۔ کرگل سے ۴۰ میل کی دوری پر شیر
گول کا قصبہ ہے۔ جہاں بدھ مذہب کے کئی
مندر موجود ہیں۔

تحصیل اسکردو قصبہ اسکردو بڑا سرسبز مقام ہے۔
یہی بلتستان کا صدر بھی ہے۔ یہاں کے قلعے کے
سامنے ایک وسیع میدان چوگان بازی کے لئے موجود
ہے۔ میوہ جات بھی اکثر عمدہ ہوتے ہیں۔ قدیمی
راجہ کا محل بھی یہیں ہے۔ اس کے سوا چیلنگ
ایک چھوٹا سا قصبہ بھی اپنے قریب ایک عمدہ آبشار
رکھنے کے سبب بڑا مشہور ہے۔ موضع کوٹا کا قلعہ
بھی لائق دید ہے۔ موضع گول کے قریب دریائے

شیوق دریائے اشک سے ملتا ہے۔ یہاں کے لوگ دریا کو رسیوں کے پُل کے ذریعے عبور کرتے ہیں۔ یعنی دریا کے وار پار ایک موٹا اور مضبوط رسّا درختوں سے باندھ دیتے ہیں۔ اور اُس رسّے میں ایک ڈھولک کا خول سا پرو کر اُس خول کے ساتھ رسیوں کا ایک چھینکا باندھ رکھتے ہیں۔ جس میں آدمی بیٹھ جاتا ہے۔ اور وار پار سے لوگ اُس خول کے ساتھ بندھی ہوئی رسیوں کو کھینچ کر "چھینکے سوار" کو جدھر چاہتے ہیں۔ کھینچ لیتے ہیں۔ علاقہ روندو کا صدر موضع منڈی ہے۔ اور علاقہ شگر بھی ایک آباد سلسلۂ دیہات ہے۔ جو اسی تحصیل میں واقع ہے۔ جہاں راجہ شگر کا محل۔ مسجدیں اور پرانی وضع کی قبریں موجود ہیں۔ اس کے سوا اشکول بھی قابلِ ذکر ہے۔ جس کے چاروں طرف گلیشر (برفانی میدان) موجود ہیں۔ میدان بالٹورو کی چوٹی ۲۳ ہزار اور کوہ گاڈوِن آسٹن کی چوٹی ۲۸۲۰۰ فٹ بلند ہے۔ شگر سے ۲۰ میل کے فاصلے پر موضع کستر کا آبشار ہے۔ جس کے پاس ہی پہاڑوں میں سے دریائے برالڈو نکلتا ہے۔ یہاں سے تین میل پر مقام چھوترن پر ایک گندھک کا چشمہ ہے۔ جس میں نہانا جلد کی بیماریوں کو عموماً مفید پڑتا ہے۔ چوکو لنگ

ماگان۔ میٹیوگاں۔ ہیوچیں۔ الچوری گاں یہاں کے برفانی میدان ہیں۔ ان میں جو ندی نالے جاری ہیں۔ اُن پر بھی قدرت نے برف ہی کے پل بنا دیئے ہیں۔ جن پر لوگ بے تکلف چلتے پھرتے ہیں۔ اسی تحصیل کا علاقہ خپلو دریائے شیوق کے جنوبی جانب اسکردو سے ۶۴ میل پر کئی دیہات میں آباد ہے۔ اور جھیل شیوسر میدان دیوسائی میں واقع ہے۔

باجگذار ریاستیں خرمنگ۔ اسکردو۔ شگر اور خپلو کے راجہ اس ملک میں ریاست کے مطیع اور باجگذار ہیں۔

(۲) صوبہ گلگت

داغ و بلتستان کے شمال و مغرب میں دردستان کے نام سے جو ملک واقع ہے۔ اسی میں گلگت استور۔ بونجی۔ چیلاس۔ ہونزا۔ نگر۔ یاسین اور چترال کے علاقے ہیں۔ باشندے گلچہ اور دارد قوم کے ہیں۔ اسی سے اس کو دردستان کہا جاتا ہے۔ اس کے حدود اربعہ یہ ہیں:-

شمال میں کوہ قراقرم۔ ہندوکش اور دشتِ پامیر جنوب میں کشمیر کا سلسلۂ کوہ ہمالیہ۔ شرق میں بلتستان مغرب میں سوات و بنیر کے یاغستانی علاقے۔ اس ملک میں

تقریباً ڈیڑھ سو میل دریائے اٹک بہتا ہے۔ جس میں شمالی جنوبی پہاڑوں کے ندی نالوں کا پانی بھی شامل ہو جاتا ہے۔ بارش بالکل کم اور برف بھی تھوڑی گرتی ہے۔ گرمی سردی تقریباً پنجاب کی سی ہے۔ میوہ جات خوب شیریں اور لذیذ ہوتے ہیں۔ علاقہ استور میں ہینگ کی قسم کا ایک درخت پیدا ہوتا ہے نگر کے باشندے شیعہ ہیں۔ اور ہونزا کے علیؑ اللٰہی۔ باقی سُنّی مذہب کے پیرو ہیں۔ اس کے دریاؤں سے کہیں کہیں تداخ کی طرح سونا نکلتا ہے ٭

اس صوبہ یا ضلع کی ایک ہی تحصیل ہے۔ یعنی گلگت خاص حصّورہ یا استور اور یونجی اس کی نیابتیں ہیں ٭

تحصیل گلگت اس تحصیل میں کئی پہاڑی نالے اور برف کے دریا بہتے ہیں۔ زراعت کم ہوتی ہے۔ ہونزا نگر۔ یاسین۔ چترال کی ریاستیں اور چیلاس کا علاقہ بھی اسی کے متصل ہے ٭

نیابت حصّورہ یا استور اس میں بازار۔ چھاؤنی۔ قلعہ اور چوگان بازی کا میدان ہے۔ گرمی کے موسم میں صاحب پولیٹیکل ایجنٹ بھی یہیں رہتے ہیں۔ حصّورہ سے ۲۰ میل پر تارشنگ کا قصبہ بہت پُر فضا مقام ہے۔ جہاں ایک قلعہ بھی موجود ہے۔ نانگا پربت

کا بلند ترین پہاڑ بھی یہیں واقع ہے۔ جس میں ایک بڑا گلیشیر ہے ٭

نیابت یونجی گلگت سے ۳۶ میل۔ استور سے ۴۴ میل اور یونجی سے ۷ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ جہاں دریائے اٹک کا ایک مضبوط پل "پرتاپ سنگھ برج" کے نام سے بنا ہے

دوسری ریاستیں چترال۔ ہونزا۔ نگر۔ یاسین پونیال اور چیلاس کی ریاستیں اسی صوبہ میں واقع ہیں ٭

مشہور پہاڑ۔ درّے۔ گلیشیر۔ جھیلیں۔ چشمے۔ دریا وغیرہ

مشہور پہاڑوں کے نام شمال میں کوہ کیون لن اور نوک زنگ اکیس ہزار فٹ بلند۔ شمال مشرق میں مستغ یا قراقرم بلتستان کے شمال میں گاڈون آسٹن کی چوٹی اٹھائیس ہزار دو سو فٹ بلند ہے۔ جو دنیا کے بلند پہاڑوں میں دوسرے درجے پر ہے۔ گلگت میں کوہ اراکی پوش چھبیس ہزار فٹ بلند ہے۔ اس کے سوا نگر۔ گلگت اور کوہستان کاغان و مظفر آباد کے

مغرب میں کوہِ آکاس - پیر پنجال - کالی ناگ - مظفر آباد
اور کشمیر کے درمیان تراگ بل - سدر لوٹب - گلاب گڑھ
برہم سوکل - کونسرن کوٹھر اور بدل پیر کے پہاڑ جموں
اور کشمیر کے درمیان تھنہ - کوٹھی - لدرھے کی
دھار - اخروٹ اور وادیئے کشہر و پونچھ کے مابین
بن کوٹ - توشہ میدان - بھاگ یا ترکٹا شیوجی دھار -
کیلاس اور پرستان کے پہاڑ - مشرق میں کوہستان تبت
چینی لداخ کے مشرق میں واقع ہے - مغرب میں نانگا
پربت ستائیس ہزار فٹ بلند ہے - درمیانی پہاڑوں
میں ہرمکھ کرپہ وٹ - نہازیو - زدن دن - وستر دن
کملی دن - لدردٹ - مریو آڈون کولا ہوری گواشہ براری
اور امرناتھ کے پہاڑ وادیئے کشمیر کے شمال مشرق
میں واقع ہیں - کشتواڑ اور کرگل کے درمیان لونکن
کشمیر و گلگت کے مابین برزل اور کمری بل - بلتستان و
گلگت کے مابین سٹیک پیلا - ساری سنگر - الم پیلا - اسکردو
اور لداخ کے درمیان چوربٹ اور کشمیر و دراس کے
درمیان زوجبال ؛

درے کشمیر و جموں کے درمیان بانہال - موہو - گلاب
گڑھ - کونسر ناگ - بدل - کشمیر و پونچھ دبھمبر کے مابین
بیرام - گلا لداخ و ترکستان مستغ یا قراقرم کشمیر و گریز
کے درمیان راج وہنگن کشمیر و گلگت کے درمیان

برزیلا - کشتواڑ و کرگل کے مابین بٹہ کل - پنسیلا ؛

گلیشیر - یعنی برفانی میدان بالٹورو - دیامیر - نانگا پربت
اور چیلاس کے قریب چوکو لنگ - ماگاں - لے پوگاں -
بیوس - انچوری گاں - اسکردو کے شمال میں کیروگاں کے
میدان بیخ بستہ ہیں ؛

جھیلیں وُلر - ڈل - آنچار - مانس بل - کونسر ناگ - خیشم
ناگ - تارسر - ہوکر سر - دادیئے کشمیر میں واقع ہیں -
اور پٹسالنگ تھانڈیٹ - ٹینگ کانگ - سوموریری - ٹل
رنگ لداخ و پاسین میں گرم پانی کی جھیل ہے -
اور علاقۂ جموں میں مانسر - سروین سر اور کنڈ کپلاس
چھوٹی چھوٹی جھیلیں واقع ہیں ؛

چشمے یا سوتے دیری ناگ - اننت ناگ - مٹن - اچھبل -
وادیئے کشمیر کے مشہور چشمے ہیں - بلتستان چھوترن -
اور نوبرا ملک لداخ میں - نیانگ اور چان تھانگ
گرم چشمے ہیں - ایسا ہی علاقۂ جموں میں تتہ پانی
کا چشمہ ہے ؛

دریا (الف) دریائے **اٹک** جس کو اباسین انڈس
اور سندھ بھی کہتے ہیں - کیلاس پربت (واقع چینی
تبت) سے نکل کر علاقۂ رپشو (واقع لداخ) میں
داخل ہونے کے بعد بلتستان و لداخ میں سے گذرتا ہوا
علاقہ گلگت میں داخل ہوکر وہاں سے نوبخی اور چیلاس کے

علاقوں کو سیراب کرتا ہوا یاغستان کی راہ مغربی پنجاب اور سندھ کو طے کرکے بحیرۂ عرب میں جا گرتا ہے۔ علاقۂ ریاست میں سے (۱) دریائے ہنسلی ؛ (۲) دریائے زانسکار ؛ (۳) دریائے استور کے چند زبردست معاون اس میں مل جاتے ہیں ؛

(ب) دریائے چناب جس کو چندر بھاگا بھی کہتے ہیں۔ اس کی ابتدا کوہستان سپیتی کے دریائے چندرا سے ہوتی ہے۔ اور پھر یہ جب وادی لاہول میں سے بھاگا نام دریا کو اپنے ساتھ ملاتا ہوا ریاست چمبہ میں گذرتا ہے تو چندر بھاگا کہلاتا ہے۔ یہ دریا اس ریاست کے علاقہ پاڈر میں داخل ہوکر (۱) بھٹنی ندی کو اپنے ساتھ ملاتا ہوا علاقہ کشتواڑ سے (۲) دریائے مریو آڈون کو اپنے آپ میں شامل کرکے اکھنور سے ہوتا ہوا علاقہ پنجاب کے ترموں گھاٹ سے (جو جھنگ سیال سے آٹھ کوس نیچے واقع ہے) دریائے جہلم میں جا گرتا ہے۔ علاقۂ ریاست میں سے مندرجہ ذیل ندیاں اس کی معاونت کرتی ہیں۔ (۱) توی ندی جو کنڈ کیلاس (واقع کوہ کیلاس) سے نکل کر چینی کے راستے کئی چھوٹی چھوٹی ندیوں اور نالوں کو ملاتی ہوئی جموں کے نیچے بہتی ہے۔ (۲) منادر ندی جو تھنہ کے پہاڑوں سے نکل کر اپنے کئی معاونوں سمیت راجوری۔ نوشہرہ

اور منادر کے نیچے بہتی ہے ؛

(ج) دریائے راوی۔ جو کلو کے پہاڑ سے نکل کر موضع سردار و فاضل شاہ کے نیچے دریائے چناب اور جہلم میں جا ملتا ہے۔ اس میں علاقۂ ریاست کی اُجھ ندی جو رام نگر کے جنوبی پہاڑوں سے نکلتی ہے۔ مع اپنے کئی معاونوں کے شامل ہو جاتی ہے ؛

(د) دریائے جہلم جس کو بہت اور ونتسا بھی کہتے ہیں۔ وتھ اوتر ویری ناگ (واقع کشمیر) کے چشموں سے نکل کر وادیٔ کشمیر میں ہوتا ہوا بارہ مولا کے پاس دو طرفہ پہاڑوں کی دیواروں میں داخل ہوکر راستے کی کئی ندیوں کو لیتا ہوا مظفر آباد سے دریائے کشن گنگا کو اپنے ساتھ ملا لیتا ہے (اسی سے اس مقام کو دو میل کہتے ہیں) اور پھر کوہالہ سے ہوتا ہوا پاکستانی علاقہ میں ترموں گھاٹ پر چناب سے مل جاتا ہے۔ (۱) دریائے لمودری یا براالڈو شیشرم ناگ جھیل سے نکل کر جہلم میں جا گرتا ہے۔ اور (۲) دریائے یوشو جو کونر ناگ سے نکلتا ہے۔ راستے میں رینی آرہ وغیرہ کئی معاونوں کو لیتا ہوا قصبہ بیج بہارہ کے نیچے دریائے جہلم سے مل جاتا ہے ؛

(۳) دریائے گنگا۔ چنا پتھر سے نکل شہر سرینگر (کشمیر)

میں ہی مل جاتا ہے (۴) نالہ سندھ امرناتھ سے مل کر شادی پور کے نیچے جہلم میں جا گرتا ہے (۵) کشن گنگا کوہ ہرمکھ کے شمال اشنہ سر جھیل سے نکل کر دو میل (مظفر آباد) میں سے مل جاتا ہے ؛

دائر شیڈ یا فاصل آب

(۱) کوہستان کیون لن اور قراقرم لداخ بلتستان اور گلگت کے دریاؤں کو اور کوہ قراکاش یارقند کے دریاؤں کو (جو ترکستان میں بہتے ہیں) جدا کرتا ہے ؛

(۲) کوہستان سوات و یاسین دریائے اٹک کو دریائے کابل سے جدا کرتا ہے ؛

(۳) سلسلۂ کوہستان نونکن (جو پستی لاہول) زنسکار امرناتھ اور بُرزیلا تک چلا گیا ہے (یہ دراصل کوہِ ہمالیہ کی شمالی دیوار ہے) جموں اور کشمیر کے دریاؤں کو ملک لداخ کے دریاؤں سے جدا کرتا ہے ؛

(۴) سلسلۂ کوہ ہرمکھ ترآگ بل اور گجناک جہلم کو کشن گنگا سے جدا کرتا ہے ؛

(۵) سلسلۂ کوہِ کیلاس اور شیوجی دھار جو چمبہ کے پہاڑوں سے ملا ہوا ہے۔ دریائے راوی اور چناب کے درمیان فاصلِ آب ہے ؛

(۶) سلسلۂ بانہال و پیر پنجال جہلم کو چناب سے جدا کرتا ہے ؛

ب۔ دریا مشہور قصبات

(دریائے اٹک پر) ڈورا۔ نیمو۔ مایہ کمڈوک پشی لہ یا لداخ بازگو۔ اسکردو۔ روندو۔ بونجی۔ (دریائے شیوک پر) خپلو (دریائے گلگت پر) یاسین۔ ہونزا۔ کرگل ؛

(دریائے چناب پر) کشتواڑ۔ ڈوڈا۔ رام بن۔ بیاسی۔ ڈیرہ۔ اکھنور (جموں توی پر) ڈوڈر۔ چینی۔ جموں۔ (دریائے راوی پر) بسوہلی۔ کٹھوعہ (دریائے اُجھ پر) بلادار۔ جسروٹہ۔ (دریائے جہلم پر) ویری ناگ۔ شاہ آباد۔ اننت ناگ۔ بیج بہاڑہ۔ دانتی پور۔ پان پور۔ سری نگر۔ شادی پورہ۔ سنبل۔ سوپور۔ بارہ مولا۔ اڑی۔ چوکوٹی۔ کٹھائی۔ دوبیڑہ ہٹیاں۔ دومیل اور مظفر آباد۔ (دریائے کشن گنگا پر) گریز اور شاردا و مظفر پور کے قصبے آباد ہیں ؛

سطح سمندر سے مشہور مقامات کی بلندی

رام نگر ۲۷۰۰ فٹ۔ راجوری ۲۰۹۴۔ پونچھ ۳۳۰۰۔ اودھم پور ۲۵۰۰۔ کشتواڑ ۳۰۰۰۔ بھدرواہ ۵۴۲۰۔ سری نگر ۵۲۳۵۔ گلمرگ ۵۵۰۰۔ سونہ مرگ ۸۶۰۰۔ اسکردو ۷۵۰۰۔ کرگل ۸۷۸۷ فٹ۔ لہ ۱۵۸۰۰ فٹ۔ گلگت ۴۸۸۰ فٹ۔ جموں ۱۳۰۰ فٹ ؛

صوبہ وار تقسیم اضلاع وتحصیلات

نام صوبہ	وزارت	تحصیلات و نیابت تحصیلات
جموں	جموں کٹھوعہ اودھم پور ریاسی میرپور	جموں - سری رنبیر سنگھ پورہ - سانبہ - اکھنور ٭ کٹھوعہ - بسولی - جسمیر گڑھ ٭ اودھم پور - رام نگر - رام بن - کشتواڑ - نیابت پاڈر ٭ ریاسی - رام پور - نیابتِ گلاب گڑھ - میرپور - بھمبر کوٹلی ٭
کشمیر	سری نگر بارہ مولا مظفر آباد	سری نگر - اننت ناگ - کولہ گام - نیابت تحصیل ملہ شاہی باغ ماتحت سری نگر و نیابت ویری ناگ ماتحت اننت ناگ ٭ پرتاپ سنگھ پورہ - بارہ مولا - اترمچھی پورہ و نیابت ہائے گریز و سوپور ماتحت تحصیل اُترمچھی پورہ ٭ مظفر آباد - اوڑی - کرناہ ٭
لداخ	لداخ	لہ یا لداخ - کرگل - اسکردو ٭
گلگت	گلگت	گلگت - نیابت حصورہ یا استوار و نیابت تحصیل بونجی ٭

نمبر شمار	نام صوبہ	علاقہ جات ماتحت	خطاب رئیس
۵	کشمیر	کٹھائی	سلطان
۶		دوپٹہ	〃
۷		کھوڑی	〃
۸		اُوڑی	راجہ
۹	لداخ	خرمنگ	راجہ
۱۰		اسکردو	〃
۱۱		شگر	〃
۱۲		خپلو	〃
۱۳	گلگت	چیلاس	جمہور
۱۴		چترال	مہتر
۱۵		ہونزا	راجہ
۱۶		ناگر	〃

اور دربار کی طرف سے وزیران لداخ اور گلگت اور سرکار انگریزی کی طرف سے پولیٹیکل ایجنٹ ریاستوں کے نگران ہیں +

عورم

ہوں کہ کیا ہمارو

ہے مستقبل

خاکۂ ریاست جموں